بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال وجواب

امریکہ اور شمالی کوریا کے درمیان کشیدگی کی بڑھتی صورت حال

سوال: امریکہ اور شمالی کوریا کے درمیان کشیدگی کی صورتحال مسلسل بڑھتی جارہی ہے۔ امریکہ جنوبی کوریا میں بڑے پیمانے پر فوجی مشقیں کررہا ہے اوراس تناؤ کے نتیجے میں اس نے بڑی تعداد میں جنگی جہاز بھی بھیجے ہیں جن میں کئی طیارہ بردار جہاز بھی شامل ہیں جبکہ شمالی کوریا نے بھی نیوکلیائی جنگ کی دھمکی دے دی ہے۔ 15 اپریل 2017 کی بی بی سی کی رپورٹ: شمالی کوریا نے خطے میں کسی بھی جنگ بھڑکانے کے عمل کے خلاف امریکہ کو یہ کہتے ہوئے وارننگ دی ہے کہ " وہ کسی بھی متوقع حملے کا نیوکلیائی جواب دینے کے لئے تیار ہے"۔ اس تناؤاور کشیدگی کی حقیقت کیا ہے ؟ کیا دونوں کے درمیان کوئی نیوکلیائی جنگ چھڑ سکتی ہے اور چینی سرحد پر ہونے والے اس تناؤ پر چین کا کیا موقف ہے بالخصوص جبکہ شمالی کوریا چین کا اتحادی ملک ہے ؟

جواب:

بالکل، امریکہ اور شمالی کوریا کے درمیان تناؤ امریکی صدر ٹرمپ کے برسراقتدار آنے کے بعد بڑے ڈرامائی انداز میں بڑھا ہے۔ شمالی کوریا کے میزائل تجربات کے معاملے کو موضوع کو نشانہ بنا کر امریکہ نے شمالی کوریا کو دھمکایا ہے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ ٹرمپ کی امریکی انتظامیہ کے برسراقتدار آنے کے بعد سے ہی اس تناؤ میں مزید کشیدگی پیدا ہوئی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ اس وقت امریکہ کی اولین ترجیح شمالی کوریا کے "خطرے" کو ختم کرنا ہے جس کو وہ ایشیاء میں اپنے اور اپنے اتحادیوں کے مفاد کے لئے خطرہ سمجھتا ہے اور اس معاملے کو ان باتوں سے سمجھا جاسکتا ہے:

1 امریکی حکمت عملی کے میں شمالی کوریا کی اہمیت کسی دشمن فوجی طاقت کی نہیں ہے، وہ سوشلسٹ نظام رکھتا ہے اور امریکہ کے عالمی آڈر کا حصہ نہیں۔ یہ وجہ نہیں ہے کہ شمالی کوریا کا نہایت چھوٹے رقبہ اور طاقت کے لحاظ سے بونا ہونے کی وجہ سے اس کی حیثیت اس کو امریکی ترجیحات میں اوپر نہیں لاتی البتہ آج شمالی کوریا کی اہمیت اس کا اُس کل کا جز ہونے کی وجہ سے ہے جس کو چین کہتے ہیں۔ امریکہ دراصل چین کی مزید بڑھتی ہوئی ترقی سے فکرمند ہے اور چین کے پَر کترنے اور طاقت کو کم کرنے کی راہ تلاش کررہا ہے اور مختلف ممکن تدبیروں میں سے ایک تدبیر چین کی سرحدوں پر تنازعہ کا پیدا کرنا ہے جس میں شمالی کوریا کا بھی ایک تنازعہ ہے۔ اس کی تصدیق یوں ہوتی ہے کہ اوبامہ کی پچھلی امریکی انتظامیہ چین کے اطراف اتحاد بنانے کی خاطر نہایت سرگرم رہی ہے اوراس دوران امریکہ کی جانب سے ہندوستان، جاپان، ویتنام، فلپائن اور جنوبی کوریا کے ساتھ تعلقات بڑھائے گئے ہیں اور امریکہ چاہتا ہے کہ ان ممالک کے ساتھ اس کا اتحاد چین کے دائرے کو محدود کرنے میں کارآمد ہو بالخصوص چین کے جنوبی سمندر میں چین جو سرمایہ کاری کررہا ہے اس کی سرمایہ کاری میں روڑے اٹکانے اور دنیا کے ساتھ چین کے بین الاقوامی تجارتی راستوں اور چینلوں کو مستحکم ہونے سے روکنے کی خاطر یہ اتحاد کارآمد ثابت ہو۔

امریکہ کا شمالی کوریا کے ساتھ تناؤ، ان مختلف تنازعات میں سے ایک ہے جن کے ذریعے چین کے خلاف امریکہ نے تناؤ قائم کرنے کی کوشش کی ہے جیسے چین اور ہندوستان کے درمیان سرحدی تنازعہ، اور جزیروں سے متعلق جاپان اور چین کے درمیان تنازعہ، تو دوسری جانب فلپائین اور ملائشیاء کے ساتھ جزیروں کو لے کر چین کے تنازعات، اور امریکہ نے چین کی وجہ سے جاپان کی فوج پر عائد کئی پابندیوں کو چین کا سامنا کرنے کی خاطر ہٹادیا ہے۔اس طرح چین کو مسلسل تناؤ میں رکھنے کی کوشش جاری ہے اور آج امریکہ اس "کوریائی خطرے" کو سب سے اولین ترجیح پر رکھتا ہے تو یہ صرف اس کی چین کے خلاف حکمت عملی کا ایک حصہ ہے۔ شمالی کوریا پر امریکہ کا دباؤ کوئی نئی بات نہیں ہے چہ جائکہ آج اس تنازع نے بڑی کشیدگی اختیار کی

ہوئی ہے۔اس امریکی حکمت عملی کے تحت پہلے پہل مذاکرات کا طرز عمل اختیار کیا گیا تھا،اس سے قبل امریکہ اور پیونگ یانگ کے درمیان 1994 میں مذاکرات قائم ہونے کی وجہ سے شمالی کوریا کا نیوکلیئر پروگرام منسوخ کر دیا گیا تھا اور پھر 2008 میں ہوئے مذاکرات میں یونگ بیون نیوکلیئر ریکٹر کے بند کرنے سے متعلق سہ فریقی گفتگو ہوئی تھی جس کے نتیجہ میں 2012 میں شمالی کوریا کا نیوکلیئر پروگرام بند کر دیا گیا تھا اور نیوکلیائی ہتھیاروں کی جانچ کرنے والے انسپکٹرز کو ملک میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی تھی۔ لیکن ہر دفعہ جب بھی امریکہ اپنے وعدہ کے برخلاف نیوکلیئر کے متبادل پانی کے ہلکے ریکٹر کی شمالی کوریا کو فراہم نہیں کرتا یا ایندھن مہیا نہیں کرتا یا امدادی پروگرام کے ذریعے اس کی تضحیک کرنے کی کوشش کرتا ہے تو شمالی کوریا اپنا نیوکلیئر پروگرام پھر سے شروع کر دیتا ہے۔شروع سے یہ امریکہ ہی تھا جو شمالی کوریا کو اس تناؤ کی سمت بڑھا رہا تھا اور پھر 2012 سے امریکہ نے اپنی بحریہ کی 60 فیصد طاقت کو امریکہ سے دور اس مشرقی علاقے میں بھیجنا شروع کیا اور امریکہ کا ایسا کرنے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ چھوٹے سے ملک شمالی کوریا سے نمٹنا چاہتا ہے بلکہ وہ چین کی اُبھرتی ہوئی طاقت پر روک لگانا چاہتا ہے اور موجودہ کشیدگی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

2۔امریکی سیکریٹری خارجہ ٹلرسن نے اعلان کیا کہ شمالی کوریا کے خلاف امریکہ کی طرف سے جاری صبر و تحمل کی حکمت عملی اب ختم ہو گئی ہے۔ ٹلرسن نے یہ بیان جنوبی کوریا کے سکریٹری "Yun byung-se" کے ساتھ سیول میں ہونے والی پریس کانفرنس کے دوران دیا اور کہا: "میں یہاں صاف طور سے کہنا چاہتا ہوں کہ اب صبر کی پالیسی ختم ہو چکی ہے اور ہم نئے سکیوریٹی اور سفارتی ذرائع کا مطالعہ کر رہے ہیں اور ہم نے تمام راستے واختیارات کھلے رکھے ہیں" (Reuters, March 17th, 2017) ۔اور یہ تازہ ترین موقف اس حقیقت کی وجہ سے مزید مستحکم ہوتا ہے کہ امریکہ اب ملک شام کے متعلق قدرے مطمئن ہے بالخصوص شامی انقلابیوں پر دباؤ بنا کر ان کو حلب سے دستبردار ہونے میں ترکی کے اہم کردار اداء کرنے اور پھر انقلابیوں پر ترک دباؤ کے موثر ثابت ہونے کے بعد شام کا انقلاب امریکہ کو خطرے سے باہر محسوس ہو رہا ہے چنانچہ اب وہ اپنی توجہ ہٹا کر شمالی کوریا کی جانب کر سکتا ہے۔ چنانچہ شامی مسئلہ کے بعد آج ٹرمپ کی میز پر سب سے اہم مسئلہ شمالی کوریا کا مسئلہ ہے جو اوبامہ انتظامیہ کی ترجیحات میں سے تھا۔ امریکہ نے اب تک چین کی سرحدوں کو متعین کرنے کے متعلق کچھ فیصلہ نہیں کیا ہے کیونکہ اب تک امریکہ مختلف حکمت عملی تلاش کر رہا تھا اور چین کے سرحدی ممالک سے اتحاد قائم کرنے کی کوشش کر رہا تھا چنانچہ شام کی مصروفیت سے آزاد ہو کر اب واشنگٹن میں شمالی کوریا کے مسئلہ پر آوازیں ابھرنے لگی ہیں اور امریکہ کا شمالی کوریا کے ساتھ صبر کی حکمت عملی کے اختتام کا اعلان کرنا امریکہ کی جانب سے کسی ممکنہ فوجی اقدام کا اشارہ ہے اور یہ ان تمام باتوں کی بناء پر ہے جو امریکہ نے شمالی کوریا کے فوجی تجربات کے رد عمل میں مزید کشیدگی بڑھانے والے اقدامات کیے اور بیانات دیئے ہیں جو اس طرح سامنے آئے ہیں:

ا۔ امریکی سیکریٹری خارجہ ٹلرسن نے شمالی کوریا کو نیوکلیئر حملے کی دھمکی دی: امریکی سیکریٹری خارجہ ٹلرسن نے شمالی کوریا کے میزائل تجربات کے رد عمل میں سخت ترین الفاظ میں جنوبی کوریا اور جاپان کے دفاع میں شمالی کوریا کو ایٹمی مزاحمت nuclear deterrence کی دھمکی دی اور ٹلرسن نے جنوبی کوریا اور جاپان کے ہم مناصب کے ساتھ ایک مشترکہ بیان دیا جس میں اس نے زور دیا کہ امریکہ ٹوکیو اور سیول کے دفاع کے لئے پوری طرح تیار ہے خواہ اس کے لئے نیوکلیئر دفاع وحملے کے ذرائع ہی کیوں نہ اختیار کرنا پڑ جائے۔ (Russian Sputnik agency, 17/2/2017)

ب۔ جنوبی کوریا اور جاپان کو نیوکلیائی ہتھیار مہیا کرنے کی امریکی دھمکی: امریکہ کے سیکریٹری خارجہ ریکس ٹلرسن نے آج دیئے گئے بیان میں اعلان کیا کہ وہ ایسے کسی حل کو خارج از امکان قرار نہیں دیتا جس کے تحت جاپان اور جنوبی کوریا کے پاس نیوکلیائی ہتھیار موجود ہوں البتہ اس بات کی وضاحت نہیں کی گئی کہ اس سے مراد امریکہ کی جانب سے جاپان اور جنوبی کوریا میں اپنے نیوکلیائی ہتھیاروں کو نصب کرنا ہے یا پھر یہ ہتھیار جاپان اور جنوبی کوریا کو دیے جائیں گے---(Russian Sputnik agency, 18/3/2017)

ج۔ دھمکی بھرے لفظوں میں ٹرمپ نے شمالی کوریا کو ان امریکی ہتھیاروں کی طرف متوجہ کیا جس سے امریکہ اس کو نشانہ بنا سکتا ہے: امریکی صدر نے مزید کہا کہ اس نے چینی صدر زائی جن پنگ سے کل فون پر ایک گھنٹہ بات کی اور کہا ہے کہ شمالی کوریا کے صدر کم جونگ اُن(Kim Jong-

un) کی سماعت میں یہ بات آجائے کہ "امریکہ کے پاس نہ صرف طیارہ بردار جہاز ہیں بلکہ نیوکلیئر سب میرین بھی ہے"، اور سختی کے ساتھ کہا کہ "شمالی کوریا کو اپنے پاس نیوکلیئر ہتھیار رکھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، فی الوقت اس کے پاس نیوکلیائی ہتھیار لانچ کرنے کے ذرائع نہیں ہیں لیکن وہ حاصل کرلے گا" (Russia Today, 13/4/2017 نے امریکی اخبار وال اسٹریٹ کے حوالے سے بتایا)۔

د۔ شمالی کوریا کی جانب سے نئی میزائل تجربے کے اعلان اور اس اندیشے کے باعث کہ وہ چھٹے ایٹمی تجربے کی تیاری کر رہا ہے، امریکہ نے شمالی کوریا کے قریبی علاقہ میں ایک بھاری بھر کم فوج بھیجی ہے جس میں امریکی طیارے Destroyers اور طیارہ بردار جہاز شامل ہیں۔ "امریکی بحر اوقیانوس کی کمان US Pacific Command کے ترجمان نے تصدیق کی کہ امریکی طیارہ بردار جہاز (Carl Vinson) اور اس کے ہوائی جہاز سمیت اور اس کے ہمراہ میزائل اور راکٹ لانچ کرنے والے دو Destroyer کوریائی خطے کی سمت میں آگے بڑھے ہیں جن کو آسٹریلیاء میں ٹھہرنا تھا اور ان کو احتیاطاً وہاں تعینات کیا گیا ہے"۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ خطے میں خطرے کی اولین وجہ شمالی کوریا ہے کیونکہ وہ اپنے میزائل پروگرام کو جاری رکھے ہوئے ہے۔۔۔" (France 24, 9/4/2017)

امریکی نائب صدر مائیک پینس نے 22 اپریل 2017 بروز ہفتہ اس بات کی تصدیق کی اور سڈنی میں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ "طیارہ بردار جہاز" دو Destroyer اور ایک راکٹ لانچر سمیت چند دنوں کے اندر اِس مہینے کے ختم ہونے سے قبل جاپان پہنچ جائے گا اور مزید کہا کہ "شمالی کوریا کے اقتدار کو کسی قسم کی غلطی نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس خطے میں امریکہ کے مفاد کی نگرانی اور حفاظت کے لئے اور اس کے اتحادیوں کی حفاظت کے لئے امریکہ کے پاس وسائل، افواج، اور خطے میں خاصی تعداد میں موجودگی ہے" اور پینس نے یہ دعوی کیا کہ شمالی کوریا کی جانب سے کسی بھی حملے کا زبردست اور بھاری جواب دیا جائے گا اور پینس نے زور دیا کہ "شمالی کوریا ایشیاء پیسیفک خطے کے امن اور تحفظ کے لئے نہایت خطرناک ہے" (AFP 22/4/2017)

ڈ۔ جنوبی کوریا میں بڑے پیمانے پر کی جارہی امریکی فوجی مشقیں: "امریکی فوجوں اور کوریائی فوجوں نے بدھ کے روز سے بڑے پیمانے پر جنگی مشقیں شروع کی ہیں جو شمالی کوریا کی جانب سے ممکنہ حملے کا سامنا کرنے کے پیش نظر دفاعی مستعدی کو جانچنے کے لئے سالانہ کروائی جاتی ہیں۔ یہ مشقیں اس وقت کشیدہ تناؤ کے ماحول میں ہورہی ہیں جب کہ شمالی کوریا نے 12 فروری کو بالسٹک میزائل تجربہ کرنے کی کوشش کی تھی" (Reuters, 1/3/2017) یہ بھی قابل ذکر ہے کہ امریکی فوج کا ایک بڑا فوجی اڈہ جنوبی کوریا میں واقع ہے جس میں 28500 امریکی فوجی مقیم ہیں جو چین کے ساحل پر واقع ممالک میں اور بحرالکاہل کے جزیروں پر موجود فوجی قوت کے نظام کا ایک حصہ ہے جس کی نفری ڈھائی لاکھ سے زائد ہے اور مزید اس میں ابھی بحریہ کی فوجیوں کی تعداد شامل نہیں کی گئی ہے جو امریکی بحریہ کے جہازوں پر سمندر میں مقیم ہیں۔

3۔ ٹرمپ کی دھمکی یوں آئی گویا کہ یہ جنگ کی شروعات ہے البتہ ملنے والے اشاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ اس وقت جنگ نہیں کرنا چاہتا ہے جن میں سے کچھ اشارے اس طرح ہیں:

ا۔ امریکہ نے دھمکی دی اور پھر اپنی فوجی مستعدی دکھائی کہ شمالی کوریا کے نئے تجربہ کے ردعمل میں سخت ترین کاروائی کے لئے وہ تیار ہے چنانچہ ردعمل میں شمالی کوریا نے 15/4/2017 کو ایک بڑی فوجی پریڈ کے ذریعے اس کا جواب دیا۔ یہ پریڈ کوریائی پیونگ یانگ ٹیلی وژن کے ذریعے نشر کی گئی اور اس کے تحت شمالی کوریا کی سب میرین سے بالسٹک میزائل داغنے کی قابلیت کا مظاہرہ کیا گیا اور ممکنہ طور پر کوریا کی چند براعظمی میزائل ایسے ہیں جو امریکی سرزمین تک مار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور پھر اس کے ذریعے سے ظاہر ہوا کہ شمالی کوریا کی طاقت کی حقیقت امریکہ کے لئے مخمصہ بنی ہوئی ہے۔ امریکہ ایسی جنگ کی منصوبہ بندی کرنا چاہتا ہے جس کے دوران اس کو کسی عظیم نقصان کا سامنا نہ کرنا پڑے یا پھر شمالی کوریا امریکہ پر میزائل نہ داغ سکے اور جب شمالی کوریا نے اپنی طاقت کی حقیقت کھول دی تو امریکی دھمکی کو مشکل ترین آزمائش کا سامنا کرنا پڑا جبکہ پیونگ یانگ صرف فوجی طاقت کے اظہار بالخصوص سب میرین کا میزائل بردار ہونا اور میزائل داغنے کی صلاحیت کے مظاہرے اور ٹیلی وژن کی نشریات تک ہی نہیں رُکا بلکہ اس نے 16/4/2017 کو ایک میزائل تجربہ بھی کرڈالا گویا کہ وہ براعظمی درجہ کا میزائل ہو البتہ یہ تجربہ ناکام ہوا لیکن اس وقوعہ نے شمالی کوریا

کو امریکہ کو آنکھیں دکھانے میں مزید حوصلہ مند کر دیا، اور یہ بتاتا ہے کہ امریکہ کی دھمکیاں حقیقی نہیں تھیں اور اس وقت امریکہ اپنی اس دھمکی کو عملی جامہ پہنانے سے قاصر ہے یعنی کہ امریکہ ابھی جنگ کے لئے تیار نہیں ہے۔

ب۔ میزائل دفاعی نظام (THAAD) ابھی تک جنوبی کوریا میں نصب نہیں کیا گیا ہے البتہ اس کی تیاری جاری ہے حالانکہ اس کا معاہدہ ہوئے ایک سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ "مشرقی ایشیاء اور پیسیفک امور کے لئے مقرر امریکی سیکریٹری آف اسٹیٹ سوسن تھورنٹن نے تصدیق کی ہے کہ میزائل دفاعی نظام (THAAD) ابھی تک جنوبی کوریا میں منصوبے کے مطابق عملی طور پر نصب نہیں کیا جاسکا ہے۔ واضح رہے کہ امریکی میزائل شیلڈ کا یہ نظام اس سال جون اور جولائی کے درمیان نصب کیا جانے والا تھا البتہ شمالی کوریا کے میزائل تجربات کے تناظر میں امریکہ اور جنوبی کوریا نے باہمی طور پر فیصلہ کر کے آپریشن میں تیزی لانے کا فیصلہ لیا ہے۔ واشنگٹن اور سیول کے درمیان (THAAD) میزائل سسٹم کو نصب کرنے کے لئے جولائی 2016 میں معاہدہ ہوا تھا۔ (THAAD) میزائل سسٹم کو کوریائی خطے کے اوپر نصب کرنے کے منصوبے کو چین اور روس فکر مندی کے ساتھ دیکھتے ہیں جبکہ جاپان سمجھتا ہے کہ اس سے خطے کے تحفظ میں اضافہ ہو گا۔ (Russian Sputnik agency, 17/4/2017)

ج۔ ایسا ہونا تقریباً ناممکن ہے کہ امریکہ شمالی کوریا کے ساتھ جنگ میں داخل ہو گا کم از کم چینی صدر کے ساتھ طے کئے 100 دن کی ڈیڈ لائن کے معاہدہ کے بعد کچھ ہو سکتا ہے، جس کا مقصد ایک اہم تجارتی سودے بازی کو انجام دینا تھا جس کے تحت دونوں ممالک کے درمیان تمام تجارتی تعلقات پر نظر ثانی کی جائے گی اور ٹرمپ چینی اشیاء کی درآمدات پر 45 فی صد ٹیکس لگانے کے اپنے انتخابی وعدہ کے بر خلاف تجارت میں چین کے ساتھ کچھ نرمی دکھانا چاہتا ہے۔ چین کو پھسلانے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ چین شمالی کوریا پر دباؤ ڈالے اور نتیجہ میں چین کو جواز مہیا ہو سکے کہ وہ شمالی کوریا کو امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا سامنا کرنے کے لئے تنہا اس کے اپنے حال پر چھوڑ دے اور اس سے امریکہ کو دو مقاصد حاصل کرنے میں مدد مل جائے گی۔

اولاً: اگر یہ امریکی منصوبہ کامیاب ہو جاتا ہے تو اس سے چین کی جانب سے اپنے ہی اتحادیوں کو ترک کر دینے کی بات کو تقویت ملے گی اور نتیجتاً اس کی بین الاقوامی ساکھ متاثر ہو گی۔ چین کو متاثر کرنے کے لئے امریکی صدر ٹرمپ نے شام میں میزائل داغنے کی منظوری کے لئے 7 اپریل 2017 کو اس وقت حکم دیا تھا جس وقت چینی صدر ژائی جینگ اور ٹرمپ امریکہ میں فلوریڈا میں رات کے کھانے کی محفل میں شریک تھے اور چند کے نزدیک اس کو چین کی بے عزتی شمار کیا گیا۔ العربیہ نیٹ نے فاکس نیوز کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ ***JackKeane*** نامی ایک ریٹائرڈ جنرل اور امریکی فوج کے گذشتہ نائب چیف آف آرمی اسٹاف نے ٹرمپ کے برتاؤ کے بارے میں کہا کہ "ٹرمپ وہی کر رہا ہے جو وہ کہتا ہے اور وہ اس کے ذریعے چین کو ایک سخت پیغام بھیج رہا ہے یعنی شمالی کوریا کے خلاف جنگ چھیڑنے کے متعلق اس کا ارادہ ظاہر کر رہا ہے اور یہ کہ چین شمالی کوریا پر دباؤ ڈالے اور اس کا ساتھ چھوڑ دے اور اگر چین نے ایسا کیا تو تجارتی معاہدے میں اس کے ساتھ نرمی برتی جائے گی۔

ثانیاً: امریکہ شمالی کوریا کے متعلق چین کے خلاف چال کو سب کے سامنے لانا چاہتا ہے اور اس کو ظاہر کرنے کے لئے شمالی کوریا کی خطرناک صورت حال پر امریکی اور چینی موقف کے "اتفاق رائے" کو میڈیا میں امریکی بیانات کی بھرمار کے ذریعے دکھانا چاہتا ہے اور پھر اس کے ذریعے سے جلد ہی روس کو امریکہ کے ساتھ اس موقف پر آنے میں آسانی ہو گی اور پھر امریکہ شمالی کوریا کے متعلق اس چال کو چین اور روس کے درمیان رسہ کشی کا میدان بنا پائے گا۔ چنانچہ امریکہ کی جانب سے ان بیانات کی بھرمار ہوئی، مائک پینس جو امریکہ کا نائب صدر ہے اس نے آسٹریلیاء کے ہم منصب Malcolm Turnbull کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں بیان دیا کہ "ہم چین کے اب تک کے اقدام سے نہایت خوش ہیں" اور گذشتہ ہفتہ ٹرمپ نے شمالی کوریا کے خطرے کو دور کرنے میں چین کے اقدامات کی تعریف کی جب شمالی کوریا کے میڈیا نے امریکہ کو بڑے پیمانے پر پیشگی حفظ ماتقدم کے طور پر حملے کی دھمکیاں دیں تھیں۔ (Al-Hayat Newspaper, Sydney 22/4/ 2017)"

د۔ امریکہ شمالی کوریا کا سامنا غالب قوت رہ کر کرنا چاہتا ہے تاکہ شمالی کوریا کے حوصلے کو پست کیا جاسکے اور یہ شمالی کوریا کے خلاف روس کو فوجی طور پر امریکہ کے ساتھ لے آنے سے ہو جائے گا بلکہ شائد شام کی طرح روس کو یہاں بھی ہراول دستہ بنا کر استعمال کیا جائے اور اس کی وجہ سے شمالی کوریا کے جنگی اندازے اور تخمینے مخمصہ کا شکار ہو جائیں گے کیونکہ شمالی کوریا یہ سمجھتا ہے کہ روس امریکہ سے دشمنی رکھتا ہے۔ اور یہ کوئی نیا نہیں دراصل روس

پر پابندیوں سے متعلق "پرانا کسنجر پلان" ہے جس کو نئے طور پر اوبامہ انتظامیہ کے وقت عمل میں لایا گیا تھا اور پھر ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے پابندیوں میں نرمی کی لالچ میں امریکہ نے تھوڑا توقف کیا اور امریکی سیکریٹری ٹلرسن کی ماسکو میں 2017 /4/ 11 کو ہونے والی میٹنگ میں سب سے اہم معاملہ شمالی کوریا کے خلاف اتحاد کا تھا جس کی تصدیق روسی ذرائع نے بدھ کے روز 2017/4/16 روسی نیوز پیپر Kommersant کے حوالے سے اس طرح کی تھی "امریکہ کے لئے ماسکو میں ہونے والی گفتگو کوریا کے مسئلہ کو لے کر کامیاب رہی اور یہ ٹلرسن کا ماسکو دورے کی سب سے اہم ترجیح تھی" اب اگر امریکہ۔شمالی کوریا جنگ، امریکہ۔روس معاہدہ سے قبل شروع ہو جاتی ہے تو امریکہ کو زبردست نقصان اٹھانا پڑے گا۔امریکہ چاہتا ہے کہ خطرے کے بڑھنے سے چین بھی متاثر ہو اور اس کو تنازع میں گھسیٹنا چاہتا ہے تاکہ نیوکلیائی جنگ چھڑنے کے خطرہ کی صورت میں وہ آکر مداخلت کرے۔

4۔ان تمام باتوں کی وجہ سے ظاہر ہے کہ امریکہ شمالی کوریا سے جنگ کے لئے ابھی تیار نہیں ہے اور دوسرے بہتر متبادل بھی نہیں ہیں۔ایسے میں وہ شمالی کوریا پر دباؤ بنانے کے لئے چین کا انتظار کر رہا ہے اور اس کو جلد از جلد تیز کروانا چاہتا ہے اور ایسے بیانات جیسے "امریکہ اس مسئلہ کو تنہا حل کرنے کے لئے تیار ہے" میں بہتات آئی ہوئی ہے گویا کہ امریکہ چین کو دھمکا رہا ہے تاکہ وہ اس کی اطاعت کرے اور نیوکلیائی ہتھیاروں سے دستبردار ہونے کے لئے پیونگ یانگ پر دباؤ بنانا شروع کرے۔ وہیں امریکہ دوسری طرف روس کے ساتھ اپنے معاہدے کے طے پانے کا انتظار کر رہا ہے تاکہ روس کو کوریائی مسئلہ کو بھی حل کرنے میں شامل کرے۔چنانچہ جنگ کے لئے ان غیر موافق حالات میں امریکہ اپنی دھمکی سے دستبردار ہو چکا ہے حالانکہ شمالی کوریا ابھی میزائل اور نیوکلیائی تجربات سے دستبردار نہیں ہوا ہے اور نیوکلیائی جنگ سے بے خوفی دکھا کر اس کی جانب سے امریکی زمین پر ایک پوری جنگ چھیڑنے کا خطرہ بنا ہوا ہے۔امریکی بیانات کی سختی میں کمی اس کے حالیہ بیانات سے اس طرح واضح ہیں:

ایسوسیٹیڈ پریس (اے پی) نے امریکی فوج کے ایک فرد کے حوالے سے بتایا جس نے شناخت مخفی رکھنے کی درخواست کی تھی کہ واشنگٹن ابھی شمالی کوریا پر حملے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا ہے خواہ شمالی کوریا میزائل اور نیوکلیائی تجربات جاری رکھے۔اور مزید بتایا کہ واشنگٹن کا منصوبہ تب ہی بدل سکتا ہے جب شمالی کوریا کی جانب سے جنوبی کوریا، جاپان یا امریکہ پر کوئی حملہ ہو اور امریکی قیادت فی الوقت متفق ہے کہ انتظار کیا جائے اور جنگ کو بڑھاوا نہ دیا جائے(Russia Today, 15/4/2017)-امریکہ اس وقت معاملات کو ٹھنڈا کر رہا ہے۔"مشرقی ایشیاء اور پیسفک معاملات پر مامور نائب سیکریٹری سوسن تھورنٹن نے بیان دیا کہ اس کا ملک شمالی کوریا کے ساتھ لڑائی نہیں کرنا چاہتا اور نہ ہی موجودہ اقتدار کو تبدیل کرنا چاہتا ہے اور اس کے ملک نے واضح طور پر کہا ہے کہ وہ شمالی کوریا کے ساتھ مسئلے کو کوریائی خطے پر نیوکلیائی ہتھیاروں کی تخفیف کے ذریعے پر امن طور پر حل کرنا چاہتا ہے۔ بلاشبہ ہماری توجہ جنگ یا اقتدار کی تبدیلی پر نہیں بنی ہوئی ہے"(Russia Today, 17/4/2017)امریکی نائب صدر مائک پینس نے کہا کہ "واشنگٹن کی جانب سے بیجنگ کے ساتھ مذاکرات شروع کرنے کی بدولت کوریائی خطے سے اب بھی پر امن طور پر نیوکلیائی ہتھیاروں سے چھٹکارا پانا ممکن ہے حالانکہ اس بات کا امکان ہے کہ شمالی کوریا کبھی بھی نیوکلیائی تجربے کو مکمل کر سکتا ہے" مزید پینس نے کہا کہ "ہم واقعی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اگر چین اور خطے کے دیگر اتحادی ممالک دباؤ بنائیں رکھیں تو یہ تاریخ ساز موقعہ بھی ہاتھ آسکتا ہے جس کے ذریعے کوریائی خطے کو پر امن طور پر نیوکلیئر ہتھیاروں سے دور کیا جا سکتا ہے"(Al-Hayat Newspaper, Sydney, 22/4/2017)

5۔یہ موجودہ صورت حال ہے اور کوریائی خطے میں کشیدگی امریکی، اور وہ مختلف فریق جو اس مسئلے میں فعال تھے، کی جلد بازی اور منصوبے کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہے۔یہی موجودہ صورتحال کی عام وضاحت ہے۔البتہ صورتحال تشویش کن ہے جو کبھی بھی بھڑک سکتی ہے اور بالخصوص امریکہ اور روس معاہدے کی شرائط طے ہونے اور اس کے طے پانے کے ساتھ جنگ چھڑنے کا خطرہ قائم رہے گا اور اگر معاہدہ طے ہو جائے تو تناؤ میں مزید کشیدگی آتی جائے گی اور اگر معاہدہ طے ہونے میں دیر ہو جاتی ہے یا پھر معاہدہ طے نہیں ہوتا ہے تو کوریائی خطے میں تناؤ کم تر درجے میں قائم رہے گا تاکہ پیونگ یانگ پر دباؤ بنائے رکھا جائے جس کے ذریعہ وہ نیوکلیائی ہتھیاروں کے حصول سے دستبردار ہونے کو تیار ہو جائے۔اور اگر امریکی انتظامیہ شمالی کوریا کے ساتھ لاابالی طور پر معاملہ طے کرنے کی کوشش کرے گی تو اس کے بھیانک نتائج سامنے آسکتے ہیں۔

اس موجودہ امریکی انتظامیہ کے پاس نازک وخاص حکمت عملی کو نافذ کرنے کے لئے درکار حکمت ودانش موجود نہیں ہے:"سابق امریکی سیکریٹری دفاع لیون پینیٹاLeon Panetta نے اس بات کے پر خبردار کیاہے کہ امریکہ شمالی کوریا پر حفظ ماتقدم کے تحت حملہ کردے اور کہاہے کہ اس سمت میں کوئی بھی قدم نیوکلیائی جنگ شروع کرسکتاہے جس کی وجہ سے ہمیں دسیوں لاکھوں لاشوں کو اٹھاناپڑ سکتاہے اور اسی لئے تمام سابق امریکی صدور اس سے قبل شمالی کوریاپر دباؤبنانے اور حملہ کرنے سے باز رہے ہیں"، مزید کہاکہ "امریکی انتظامیہ کو الفاظ کا استعمال محتاط انداز میں کرناچاہیے اور مڈ بھیڑ سے گریز کرناچاہیے اور محتاط ہو اور جلد بازی میں فیصلہ نہ کرے"اور اس جانب اشارہ کیاکہ امن حاصل کرنے کی سمت میں چین کاانتظار کرے بالخصوص جب واشنگٹن نے اس کو مداخلت کرنے کاموقعہ دیاہے تووہ اپنااثر ڈال سکتاہے"(Russia Today, 15/4/2017)

6۔ جہاں تک چین کے موقف کی بات ہے تواس کو اس بات کا اندازہ ہے کہ امریکہ کے ذریعے تناؤپیدا کرکے اس کو بل واسطہ نشانہ بنایا جارہاہے چہ جائیکہ اس سے جنگ نہیں کی جارہی ہے چنانچہ وہ اس کشیدگی کو دبانے کے لئے جو ممکن ہے وہ کررہاہے۔ وہ اس تنازع کے پرامن تصفیے کی بابت بات کرتاہے اور کوریائی خطے میں فوجیں تعینات کرنے کو کھلے طور پر مسترد کرتاہے جس میں وہ امریکی میزائل شیلڈ سسٹمTHAAD کی جنوبی کوریا میں تنصیب کے بھی واضح طور پر خلاف ہے۔ چین کے وزیرخارجہ نے بیجنگ کی جانب سے THAAD سسٹم کو نصب کرنے کی مخالفت کو صاف طور پر ظاہر کیاہے اور ساتھ ہی شمالی کوریا اور اس کے پڑوسی ممالک سے مزید کشیدگی بھڑکانے کے عمل سے باز رہنے کامطالبہ کیاہے (Al-Jazeera Net 17/4/2017)۔ البتہ وہیں بدترین حالات کے لئے مظبوطی حاصل کرنے کی کوشش کررہاہے اور خود کو جنگ کے لئے تیار کررہاہے اور اس کولے کربے چین ہے۔ چینی وزیرخارجہ وانگ ییWang Yi نے بیان میں کہاہے کہ "اگر جنگ چھڑجاتی ہے تواس میں کسی کو بھی جیت حاصل نہیں ہوگی"(BBC 15/4/2017)

جہاں تک چینی افواج کی تیاری کاسوال ہے تورشیاٹوڈے 2017/4/14 کی رپورٹ کے مطابق امریکن ایجنسی یونائیٹڈ پریس انٹرنیشنل نے انکشاف کیا ہے کہ چینی افواج کو پانچ فوج زدہ علاقوں میں اعلیٰ ترین مستعدی قائم رکھنے کا حکم چینی فوج کی اعلی قیادت کی جانب سے حاصل ہواہے اور ہانگ کانگ میں مقیم جمہوریت اور انسانی حقوق کی ایجنسی کے غیر حکومتی مرکز کے مطابق چین میں Yunnan،Chongqing, Sichuan مقام پر موجود گولہ بارود کی آرٹلری بٹالین کو حکم ملاہے کہ وہ شمالی کوریا کی سرحد پر جاکر پڑاوڈال دیں۔ اس مرکز کے مطابق مغربی چین میں موجود 47 آرمی کے 25000 فوجیوں کو حکم ملاہے کہ وہ اپنی جنگی مشینوں کے ساتھ لمبافاصلہ طے کرکے شمالی کوریاکے قریب فوجی اڈے میں منتقل ہوجائیں۔ اسی طرح ایک جاپانی اخباری ایجنسی نے رپورٹ کیاہے کہ "چین کافوجیوں کو منتقل کرنے کی وجہ اس کی فکرمندی ہے کہ امریکہ کبھی بھی شمالی کوریاپر حفظ ماتقدم کے نام پرPreemptive Attack حملہ کرسکتاہے جس طرح امریکہ نے اس سے قبل شام میں Al-Shayrat military پر میزائل کے ذریعہ حملہ کیا تھا"۔

تمام موجودہ حالات کا جائزہ اور تجزیہ کرنے پر ہم اس معاملے میں یہی سمجھتے ہیں اور مستقبل قریب اور بعید میں ایساہی دیکھتے ہیں۔ ہم ایسا اس لئے کہہ سکتے ہیں کیونکہ دنیا اس وقت انسانی خول میں خونخوار درندوں کے قابو میں ہے جن کے پاس انسانی خون اور قدروں کی کوئی اہمیت نہیں۔ اگر ان کے خونخوار مفادات کی خاطر وہ درکار ہو تو وہ ایسا کرنے کی خاطر دوڑ پڑیں اور خون کی ندیاں بہادی جائیں گی اور وہ اپنے نیوکلیائی اور غیر نیوکلیائی ہتھیار استعمال کرنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے جیسا کہ اس سے قبل بھی انہوں نے کیاہے اور کرتے آئے ہیں۔ یہ دنیاخود کو تب تک محفوظ نہیں مان سکتی اور امن کا احساس نہیں کرسکتی جب تک سرمایہ داریت اور دیگر انسان کے بنائے نظام ناپید نہیں ہوجاتے اور دنیا پر سے ان کا کنٹرول ختم نہیں ہوجاتا اور جب حق اور عدل کا نظام قائم ہوجائے جو کہ خلافت راشدہ ہے تورب العالمین کا یہ نظام ساری دنیا پر غالب ہوکر اپنی خیر پھیلائے گا اور تمام انسانوں کوخوشی اور سکون کی زندگی بخشے گا۔ یہ خالق ہی ہے جو اپنی مخلوق کے متعلق بہتر جانتاہے کہ کیاچیز مخلوق کے لئے خیر ہے۔

(أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ)

"کیا جس نے پیدا کیاوہی خالق نہ جانے گاجو باریک بین اور باخبر ہے"(الملک:14)

26رجب1438ہجری

23/4/2017عیسوی